سوال

(187)مشرک باپ کےلیے دعائے مغفرت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا باپ شرک کی حالت میں فوت ہوا ہے، کیا اس کےلیے مغفرت کی دعا کی جا سکتی ہے؟ قرآن و حدیث کے حوالے سے فتویٰ درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشرک اگر زندہ ہو تو اس کی رشد و ہدایت کےلیے دعا کرنا سنت سے ثابت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ دوس کےلیے ہدایت کی دعا کی تھی جب کہ وہ اس وقت مشرک تھا۔[1] امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''مشرکین کےلیے دعا کرنا۔''[2]لیکن مرنے کے بعد مشرکین کےلیے مغفرت کی دعا کرنا جائز نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ [3]

''نبی اور اہل ایمان کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکین کےلیے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ قرابت دار ہی ہوں جب کہ ان پر واضح ہوچکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔''

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی ماں کےلیے بخشش کی دعا کرنے کی اجازت طلب کی تو اس نے مجھے اجازت نہ دی پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دے دی۔''[4]

اس قرآنی آیت کی روشنی میں ہم کہتے ہیں کہ مشرک والدین کےلیے مغفرت کی دعا کرنا جائز نہیں ہے، البتہ ان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ سے ان کی رشد و ہدایت کےلیے دعا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1]بخاری، الدعوات: ٦٣٩٧۔

[2] صحیح بخاری، الدعوات، باب نمبر ٥٩۔

[3]٩/التوبة:١١٣۔

[4] صحیح مسلم، الجنائز:٢٢٥٨۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:180

محدث فتویٰ